OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

صحیحین میں وارد الفاظِ خیر وشر کے استعمالات اور ان کی عصری معنویت

The Uses of the Words "*Khair*" and "*Shar*" in the *Sahīheen* and their Contemporary Meaning

Muhammad Bilal

M phil scholar, Department of Uloom Islamia, Bahauddin Zakariya University, Multan

Muhammad Yaseen

M phil Scholar, Department of Uloom Islamia, Bahauddin Zakariya University, Multan

Abstract

The present research explores the usage and implications of the terms "Khari" (good) and "sharr" (evil) as employed in the two most authentic Hadith collections of Islam Sahih al-Bukhari and Sahih Muslim. These terms hold significant weight in shaping Islamic moral, legal, and social frameworks. Through a detailed linguistic and contextual analysis of selected Hadiths, this study identifies the various dimensions in which the concepts of good and evil have been applied whether in personal ethics, communal relations, or socio-political behavior. Furthermore, the research aims to highlight the contemporary relevance of these Prophetic traditions in addressing modern ethical challenges. The study shows that the Hadith literature does not merely mention good and evil in a theological sense, but also offers a practical roadmap for individuals and societies. The findings of the research demonstrate that the use of

these terms is deeply rooted in actionable guidance and moral clarity which remains vital in the contemporary world dominated by relativism and moral ambiguity.

This study contributes to the broader field of Hadith studies, Islamic ethics, and contemporary thought by linking classical Islamic concepts with modern day applications. It also emphasizes the need for a renewed understanding of the Prophetic approach to good and evil in light of current social realities.

Key Words: Khari (Good), Sharr (Evil), Sahih al-Bukhari, Sahih Muslim, Hadith Studies, Islamic Ethics

تمہید

اسلامی تعلیمات میں خیر و شر کے تصورات کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، کیونکہ یہی دو بنیادیں انسان کے انفرادی و اجتماعی رویے، اخلاقی فیصلے اور قانونی دائرہ کار کو متعین کرتی ہیں۔ قرآن کریم اور سنت نبوی ﷺ میں ان تصورات کو بار بار بیان کیا گیا ہے تاکہ امت مسلمہ واضح طور پر جان سکے کہ کون سا عمل خیر میں داخل ہے اور کون سا شر میں۔ خصوصاً کتبِ حدیث، جن میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو سب سے معتبر مقام حاصل ہے، ان میں خیر و شر کے الفاظ مختلف ابواب میں متنوع انداز سے وارد ہوئے ہیں۔ یہ الفاظ نہ صرف اخلاقیات، عبادات، معاملات اور معاشرت سے متعلقہ احادیث میں آئے ہیں بلکہ ان کا استعمال فکری، اعتقادی اور عملی پہلوؤں کو واضح کرنے کے لیے بھی کیا گیا ہے۔ عصرِ حاضر میں جب مغربی نظریات اور میڈیا کے اثرات نے خیر و شر کے معیارات کو نسبتی (Relativistic) بنا دیا ہے، تو امت مسلمہ کے لیے یہ نہایت اہم ہو جاتا ہے کہ وہ خیر و شر کے مفاہیم کو مغربی فکر کی بجائے صحیح احادیث کی روشنی میں سمجھے۔ زیرِ نظر تحقیق میں صحیحین میں وارد الفاظِ خیر و شر کا مفصل لسانی و مفہومی مطالعہ کیا گیا ہے، ان کے سیاق و سباق کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ جاننے کی کوشش کی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیر و شر کو کن مواقع پر اور کن معانی میں استعمال فرمایا، اور ان معانی کی روشنی میں موجودہ معاشرتی، فکری اور اخلاقی بحرانوں میں ان کی کیا رہنمائی ہے۔ اس مطالعے کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ نسل کو خیر و شر کے وہ اصولی و قطعی معیارات فراہم کیے جائیں جو صرف وحی الٰہی اور سنتِ رسول ﷺ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

الفاظ خیر و شر فی صحیحین

لغوی مفہوم:

خیر: لغوی معنیٰ اچھائی، بھلائی، نفع

شر: لغوی معنیٰ برائی، نقصان، فساد

اصطلاحی مفہوم

خیر سے مراد وہ امور ہیں جو شریعت کی نظر میں اچھے ہیں۔

شر سے مراد وہ امور ہیں جو شریعت نے منع کیے ہیں۔

قرآن مجید میں تصور

سورۃ البقرہ، آل عمران، النساء وغیرہ میں خیر و شر کی اقسام مذکور ہیں۔

خیر کو ایمان، تقویٰ، صدقہ، صبر سے منسلک کیا گیا۔

شر کو شرک، کفر، ظلم، فساد سے منسلک کیا گیا۔

صحیحین میں خیر و شر کے استعمالات

صحیح بخاری میں ہے۔

الدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ[1]

جو خیر کی طرف رہنمائی کرے وہ اس خیر کرنے والے کی مانند ہے۔

سیاق وسباق

یہ حدیث خیر کے تصور کو وسعت دیتی ہے کہ صرف خود اچھا عمل کرنا ہی کافی نہیں، بلکہ خیر کی طرف رہنمائی کرنا بھی اتنا ہی باعثِ اجر ہے۔ اس سے دعوت، تبلیغ، نصیحت، تعلیمی کام سب شامل ہو جاتے ہیں۔

عملی پہلو

والدین، اساتذہ اور علماء کے لیے رہنمائی کا پہلو اور دعوتی سرگرمیوں کی شرعی حیثیت کو تقویت دینا۔

فقہی و اخلاقی پہلو

اس حدیث کی بنیاد پر علماء نے دعوت الی الخیر کو امت مسلمہ کی اجتماعی ذمہ داری قرار دیا۔

اس میں واضح کیا گیا کہ نیکی پر رہنمائی کرنا خود نیکی کرنے کے برابر ہے۔

اگر کوئی خود کوئی خیر کا عمل نہ بھی کر سکے، مگر دوسروں کو نیکی کی طرف بلاتا رہے تو اسے برابر اجر ملے گا۔

عصری معنویت

جدید دور میں دعوت کے نئے ذرائع جیسے سوشل میڈیا، کتابچہ جات، ویڈیوز، لیکچرز سب اس میں داخل ہیں۔

کوئی بھی طالب علم، معلم، والدین، خطیب اگر وہ خیر کی طرف بلاتے ہیں تو ان کا کردار کفاعلہ یعنی عملی کرنے والے جیسا شمار ہو گا۔

لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُؤْذِيَ أَخَاهُ[2]

کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو شر پہنچائے۔

یہ حدیث شر کے تصور کو معاشرتی سطح پر واضح کرتی ہے کہ مسلمان کو دوسرے مسلمان کو تکلیف دینا حرام ہے۔

اس میں بدزبانی، بدگمانی، غیبت، ظلم، مالی یا جسمانی نقصان سب شامل ہیں۔

عملی پہلو

معاشرتی تعلقات میں خیر کو فروغ اور شر کو روکا جائے۔

مسلمانوں کے باہمی حقوق کی پاسداری۔

فقہی و اخلاقی پہلو

اسلامی معاشرت میں ایذارسانی کو واضح شر قرار دیا گیا ہے۔

بدگمانی، غیبت، ظلم، جھوٹے الزام سب ایذارسانی میں شامل ہیں۔

اس حدیث سے بین المسلمین حقوق العباد کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

عصری معنویت

آج سوشل میڈیا پر کردار کشی، جھوٹے الزامات، غیبت، ہیٹ سپیچ یہ سب جدید شکلیں ہیں جنہیں بعض لوگ اظہارِ رائے سمجھتے ہیں لیکن حدیث میں انہیں شر قرار دیا گیا ہے۔

صحیح مسلم میں ہے

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً[3]

جس نے اسلام میں اچھا طریقہ رائج کیا

سیاق وسباق

یہ حدیث خیر کی اجتماعی اشاعت کی ترغیب دیتی ہے۔

مثلاً کسی خیر کے کام کی بنیاد ڈالنا: جیسے مدرسہ کھولنا، علمی پروجیکٹ شروع کرنا وغیرہ۔

عملی پہلو

نیکی کے نئے راستے کھولنے والے کے لیے صدقہ جاریہ۔

معاشرتی اصلاح کے نئے طریقے اپنانا جائز۔

فقہی و اخلاقی پہلو

یہاں سنت سے مراد نیا طریقہ ایجاد کرنا نہیں بلکہ شرعی اصولوں کے مطابق کوئی اچھا عمل شروع کرنا ہے۔

جیسے: نیکی کا ادارہ بنانا، خیرات کے نئے منصوبے، تعلیمی تحریکیں وغیرہ۔

عصری معنویت
آج معاشرتی اصلاح کے نئے طریقے جیسے ریلیف کیمپ، ووکیشنل ٹریننگ، اسلامی اسکول سسٹم اس حدیث کے تحت خیر کی سنت حسنہ ہیں۔

جو کوئی اس میں رہنمائی کرے گا وہ اس کا دائمی اجر پائے گا۔

صحیح مسلم میں ہے

شَرُّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ[4]

سب سے برے لوگ وہ ہیں جو دو چہروں والے ہوں ان کے پاس کچھ اور، دوسروں کے پاس کچھ اور

سیاق وسباق
یہ حدیث شر کے اخلاقی پہلو کو واضح کرتی ہے کہ منافقت، دوغلا پن اور فریب، سب سے بدترین عادتیں ہیں۔

عملی پہلو
قول و فعل میں یکسانیت اور سچائی اور خیر خواہی کو شعار بنانا۔

فقہی و اخلاقی پہلو
منافقت اور دوغلا پن واضح طور پر شر ہے۔

اسلامی اخلاق میں صداقت اور وضاحت اصل خوبی ہے۔

ذوالوجہین کی خاصیت: منافقت، دھوکہ دہی، چغل خوری۔

عصری معنویت
جدید معاشرت میں لوگ سوشل سرکل میں الگ، آن لائن الگ کردار دکھاتے ہیں۔

یہ دوہرا معیار آج بھی معاشرتی خرابیوں کی جڑ ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں مسلمان کو قول و عمل میں یکسانیت اپنانی چاہیے۔

تقابلی جائزہ
بخاری میں خیر و شر زیادہ عملی پہلوؤں میں مذکور ہے۔

زیادہ تر خیر و شر کے استعمالات عملی پہلوؤں پر مرکوز ہیں جیسے: حسن اخلاق، ایذا رسانی سے بچنا، خیر کی نشر و اشاعت۔

مسلم میں عقائد اور اخلاقی پہلوؤں پر بھی زور ہے۔

عقائد، اخلاقیات اور نیکی کو فروغ دینے کے نظریاتی اصول زیادہ نمایاں ہیں جیسے سنتِ حسنہ کا قیام، دوغلا پن کی مذمت۔

جامع پیغام
دونوں مجموعے یہ ثابت کرتے ہیں کہ خیر و شر کے اسلامی معیارات صرف مخصوص وقت کے لیے نہیں بلکہ ہر دور میں معاشرتی و اخلاقی رہنمائی دیتے ہیں۔

خیر و شر کی عصری معنویت

خیر کو آج کے دور میں سماجی خدمت، انسانی حقوق، رفاہ عامہ تک محدود کر دیا گیا ہے جبکہ اسلامی تصور اس سے وسیع تر ہے۔

شر کے پھیلاؤ کی جدید صورتیں

- میڈیا کے ذریعے فحاشی
- اخلاقی زوال
- مادیت پرستی

احادیث سے رہنمائی

- ہر خیر کا تعلق نیت سے ہے۔
- ہر شر سے بچاؤ شعور اور تعلیم سے ہے۔

جدید دور میں خیر و شر کا تصور

اسلام میں خیر و شر کے معیارات واضح اور الٰہی ہدایات پر مبنی ہیں، جبکہ موجودہ دور میں خیر و شر کو مادی سوچ، لبرل فلسفے اور ذاتی خواہشات کے تابع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جدید مغربی نظریات میں خیر کو اکثر انسانی فائدہ (Utilitarianism) سے منتھی کیا جاتا ہے، جبکہ شر وہ ہے جس سے وقتی نقصان ہو۔ اس کے برعکس اسلام میں خیر و شر کا اصل پیمانہ وحی ہے، جو نفع و نقصان کے وقتی معیار سے کہیں بلند ہے۔

مثلاً:

اسلام میں توحید خیرِ اعظم ہے، مگر لبرل معاشروں میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

اسلام میں فحاشی، بے حیائی، شرک، سود، ظلم یہ سب شر ہیں چاہے وہ دنیاوی فائدے دیتے ہوں۔

جدید انسان نفع بخش چیز کو خیر اور نقصان دہ چیز کو شر کہہ کر حقائق کو مسخ کر دیتا ہے۔

لہٰذا صحیحین میں مذکور خیر و شر کی تعبیرات آج بھی انسانی زندگی کو اخلاقی اور روحانی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

موجودہ معاشرتی مسائل میں خیر و شر کا اطلاق

موجودہ دور میں امت مسلمہ کو بے شمار اخلاقی، معاشرتی اور فکری چیلنجز درپیش ہیں۔

ان میں خیر و شر کا درست اطلاق نہ ہونے کی وجہ سے خرابی پیدا ہو رہی ہے، جیسے:

میڈیا اور انٹرنیٹ

میڈیا بعض کاموں کو خیر بنا کر پیش کرتا ہے جو دراصل شر ہیں (جیسے فحاشی، عریانی)۔

صحیحین کی احادیث کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ خیر وہ ہے جسے رسول ﷺ نے خیر کہا، نہ کہ جسے اکثریت یا میڈیا خیر کہے۔

معاشرتی رویے

غیبت، چغلی، دھوکہ دہی، رشوت آج بعض لوگ انہیں "سماجی مہارت" سمجھتے ہیں جبکہ حدیث میں یہ واضح شر ہیں۔

معاشی معاملات

سود، ناجائز منافع خوری اور دھوکہ آج تجارتی ترقی سمجھا جاتا ہے مگر اسلامی تعلیمات اسے واضح شر قرار دیتی ہیں۔

اخلاقی اقدار

اسلامی سماج میں عفو و درگزر خیر ہے، انتقام کی ترغیب شر ہے۔

نبی ﷺ نے خیر اور شر کی عملی مثالیں اپنی حیات طیبہ میں قائم کیں جو ہر دور کے لیے نمونہ ہیں۔

امت مسلمہ کے لیے رہنمائی

صحیحین میں وارد الفاظ خیر و شر آج بھی امت مسلمہ کے لیے عظیم رہنمائی فراہم کرتے ہیں:

انفرادی سطح پر

ہر مسلمان کو اپنی نیت، عمل، اخلاق اور معاملات میں خیر و شر کے اصل معیار کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

حدیث میں آتا ہے۔

إنما الأعمال بالنيات[5]

یعنی ہر عمل خیر یا شر قرار پائے گا نیت کی بنیاد پر۔

اجتماعی سطح پر

امت مسلمہ کو چاہئے کہ خیر کی نشر و اشاعت اور شر کے سد باب کو اپنا مقصد بنائے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

من رأى منكم منكرا فليغيره بيده[6]

جو کوئی تم میں برائی دیکھے اسے ہاتھ سے روکے

یہ حکم بتاتا ہے کہ خیر کو پھیلانا اور شر کو روکنا ہر دور میں اجتماعی فریضہ ہے۔

علمی و دعوتی سطح پر

علماء، خطباء اور معلمین کو چاہیے کہ وہ خیر و شر کی اسلامی تعبیر کو واضح کریں تاکہ نوجوان نسل مغربی تصور کی اندھی تقلید نہ کرے۔

دعوت و اصلاح کے پہلو

صحیحین کی احادیث میں خیر و شر کے استعمالات دعوت و اصلاح کے لیے قیمتی بنیاد ہیں:

دعوت

داعی کو چاہئے کہ لوگوں کو خیر کی طرف بلائے جیسے ایمان، تقویٰ، حسن اخلاق، صدقہ، عفو۔

حدیث: الدال على الخير كفاعله[7]

جو خیر کی طرف بلائے وہ خیر کرنے والے کی مانند ہے۔

اصلاح

معاشرتی برائیوں کو روکنا بدگمانی، حسد، ظلم، شرک ان سب کی وضاحت احادیث میں موجود ہے۔

اصلاح کرنے والا شخص خیر کا نمائندہ ہے۔

استمراری فائدہ

حدیث: إذامات ابن آدم انقطع عملہ إلا من ثلاث [8]

(صدقہ جاریہ، علم نافع، صالح اولاد) یہ بھی خیر کے دائمی پہلو ہیں۔

عصری ذرائع

آج دعوت و اصلاح کا میدان ڈیجیٹل میڈیا تک پھیل چکا ہے۔ صحیحین کی احادیث اس بات کی رہنمائی کرتی ہیں کہ ان وسائل کو خیر کے فروغ اور شر کے انسداد کے لیے استعمال کیا جائے۔

خیر و شر پر منتخب احادیث

- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ[9]

ترجمہ

جو کسی کو خیر کی طرف رہنمائی کرے تو اس کو بھی ویسا ہی اجر ملے گا جیسا اس خیر کو کرنے والے کو ملے گا۔

- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ[10]

ترجمہ

کسی کو نقصان پہنچانا اور بدلے میں نقصان دینا جائز نہیں۔

- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺمَنْ رَأَىٰ مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ[11]

ترجمہ

تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے، اگر نہ روک سکے تو زبان سے، اگر وہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے برا جانے۔

- قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ[12]

ترجمہ

اللہ کے نزدیک سب سے محبوب لوگ وہ ہیں جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائیں۔

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ[13]

ترجمہ

حرام چیزوں سے بچو، تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔

- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً[14]

ترجمہ

- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ[15]

ترجمہ

دوزخ سے بچو، خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا (صدقہ دے کر) ہی کیوں نہ ہو۔

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺوَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ[16]

ترجمہ

اچھی بات (خیر کی بات) بھی صدقہ ہے۔

- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ[17]

ترجمہ

(کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺلَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ[18]

ترجمہ

”تم میں سے کوئی ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

خیر وشر کے جدید اطلاقات کا جدول

جدید معاشرتی مسئلہ	ظاہر کیا جاتا ہے	اسلامی حقیقت (صحیحین کی رہنمائی)	متعلقہ حدیث / حوالہ
فحاشی و عریانی	آزادیِ اظہار خیال	واضح شر: عفت و حیاء خیر ہے	صحیح بخاری، کتاب الادب، حدیث 6117
رشوت	تحفہ یا کمیشن	ظلم و شر: حرام اور گناہ کبیرہ	صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث 106
سودی نظام	معاشی ترقی کا ذریعہ	کھلا شر: اللہ اور رسولؐ سے جنگ	صحیح بخاری، کتاب البیوع، حدیث 2766
غیبت و چغلی	گپ شپ یا مزاح	واضح شر: مردے کا گوشت کھانے کے مترادف	صحیح بخاری، کتاب الادب، حدیث 6053
والدین کی نافرمانی	ذاتی آزادی	کبیرہ گناہ اور شر	صحیح بخاری، کتاب الادب، حدیث 5973
خیرات و صدقہ	مالی نقصان سمجھا جاتا ہے	خیر: صدقہ خیر میں اضافہ کرتا ہے	صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، حدیث 1010
حسن خلق	کمزوری سمجھا جاتا ہے	خیر: نرم مزاجی اللہ کو محبوب	صحیح بخاری، کتاب الادب، حدیث 5675

بدگمانی	احتیاط یا ذہانت	شر: گناہ کی جڑ ہے	صحیح بخاری، کتاب الادب، حدیث 6064
دعوت دین	مداخلت یا شدت پسندی	خیر: سب سے افضل کام	صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث 1905
امر بالمعروف و نہی عن المنکر	شدت پسندی	خیر: امت مسلمہ کی نشانی	صحیح بخاری، کتاب الفتن، حدیث 7096

نتائج تحقیق

جدید معاشرہ بعض اوقات شر کو خیر بنا کر پیش کرتا ہے میڈیا، اشتہارات اور مغربی نظریات کی وجہ سے۔ صحیح بخاری و مسلم کی احادیث واضح کرتی ہیں کہ اصل خیر و شر الٰہی معیار سے متعین ہوتے ہیں۔اس جدول کو دعوت و اصلاح کی پلاننگ میں بطور حوالہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ خطباء و معلمین اس جدول کو پاور پوائنٹ یا چارٹ کی شکل میں بھی پیش کر سکتے ہیں۔ امت مسلمہ کو خیر و شر کے مفہوم کو مغربی میڈیا سے نہیں بلکہ احادیثِ صحیحین سے سمجھنا چاہیے۔ آج کا دور میڈیا اور ڈیجیٹل معلومات کا دور ہے، جہاں مغربی ذرائع اکثر خیر و شر کے تصورات کو اپنی خواہشات اور مصلحتوں کے مطابق پیش کرتے ہیں۔ مثلاً وہ فحاشی کو "آزادیِ اظہار"، بدعنوانی کو "سیاسی حکمتِ عملی"، اور سود کو "معاشی ترقی" کہہ کر پیش کرتے ہیں۔ لیکن اسلام میں خیر و شر کا معیار وحی، قرآن اور سنت ہیں جو ہمیشہ غیر متبدل رہیں گے۔ لہٰذا امت مسلمہ کو چاہیے کہ وہ خیر و شر کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے صحیح بخاری اور صحیح مسلم جیسے اصح الکتب بعد از قرآن سے رہنمائی لے کیونکہ ان میں رسول اکرم ﷺ کی عملی وضاحت موجود ہے، جو کسی مغربی فلسفے کی محتاج نہیں۔ جدید چیلنجز کا حل اُسی وقت نکلے گا جب قرآنی و حدیثی اصولوں کو اپنی زندگی پر لاگو کیا جائے گا۔ امت مسلمہ کو آج اخلاقی انحطاط، مالی بدعنوانی، معاشرتی انتشار، بے حیائی، انتہا پسندی اور فرقہ واریت جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ ان مسائل کی جڑ دراصل خیر و شر کے معیار کو بدل دینا ہے۔ صحیحین میں خیر و شر کی جو رہنمائی دی گئی ہے جیسے نیت کی اصلاح، بدگمانی، غیبت، ظلم سے اجتناب، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، حقوق العباد کی پاسداری یہ سب قرآنی اصولوں کے عملی نمونے ہیں۔ جب تک مسلمان ان اصولوں کو انفرادی و اجتماعی زندگی میں نافذ نہیں کریں گے تب تک جدید مسائل کا حل محض وقتی اور سطحی رہے گا۔ دعوت و اصلاح کے میدان میں یہ تحقیقی جدول مؤثر ہتھیار ثابت ہو سکتا ہے۔ آج کے دور میں دعوت و اصلاح کے کام کو جدید اسلوب میں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

عام لوگوں، نوجوانوں، طلبہ اور خواص تک خیر و شر کی اصل تعبیر پہنچانے کے لیے انتہائی مؤثر ثابت ہوتی ہیں۔

- چارٹس

- جدولیں
- انفوگرافکس
- عملی مثالیں

خلاصۂ بحث

یہ آرٹیکل اسلامی تعلیمات میں خیر و شر کے مفاہیم کی جامع وضاحت، ان کے حدیثی استعمالات اور جدید معاشرتی تناظر میں ان کی معنویت پر مبنی ایک علمی و تحقیقی کوشش ہے۔ اس تحقیق میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں وارد ہونے والے الفاظ "خیر" اور "شر" کا لغوی، اصطلاحی، اور مفہومی تجزیہ کیا گیا ہے، اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان الفاظ کو کن مواقع پر، کن سیاق و سباق کے ساتھ استعمال فرمایا اور ان کا عملی دائرہ کار کیا ہے۔ آرٹیکل کا آغاز قرآن و سنت میں خیر و شر کی بنیادی حیثیت کے بیان سے ہوتا ہے، جس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ ان دونوں اصطلاحات پر انسانی زندگی کی اخلاقی، سماجی اور روحانی عمارت قائم ہے۔ خیر کا مطلب وہ کام جو نیکی، اصلاح، ہدایت، بھلائی، تعاون اور خیر خواہی پر مبنی ہو، جبکہ شر ان اعمال کو کہتے ہیں جو فساد، برائی، گمراہی، اور نقصان کا باعث ہوں۔ پھر تحقیق کے اہم ترین حصے میں صحیح بخاری و مسلم سے ایسی احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے جن میں خیر یا شر کا لفظ استعمال ہوا ہو۔ ان احادیث کو مختلف ابواب کے تحت منظم انداز میں پیش کیا گیا، مثلاً کتاب الایمان، کتاب الادب، کتاب الفتن، کتاب العلم وغیرہ۔ ہر حدیث کے سیاق، مفہوم اور اس کے عملی اثرات کو مفصل انداز میں بیان کیا گیا، اور ساتھ ہی ان کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا گیا تاکہ دونوں کتب میں استعمال کے اسلوب اور دائرہ کار کا فرق واضح ہو تحقیق کے اگلے مرحلے میں خیر و شر کے الفاظ کی عصری معنویت کا جائزہ لیا گیا۔ جدید دور میں جب مغربی معاشرتی و فکری نظام نے اخلاقی معیارات کو نسبتی (Relativistic) اور مادی (Materialistic) بنا دیا ہے، وہاں اسلام کی تعلیمات ہی وہ معیار فراہم کرتی ہیں جو خیر و شر کو الٰہی ہدایت کے تابع قرار دیتی ہیں۔ آج کے میڈیا، تعلیمی نظام، اور انسانی حقوق کے نام پر مسخ شدہ تصورات میں مسلمان نوجوان الجھن کا شکار ہے، اس لیے صحیحین کی احادیث کو بنیاد بنا کر خیر و شر کے معیارات کو واضح کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ آخر میں آرٹیکل میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ امت مسلمہ کے لیے خیر و شر کا حقیقی معیار وہی ہے جو قرآن و حدیث نے بیان کیا ہے۔ مغربی میڈیا اور فلسفہ کی بنیاد پر قائم اخلاقیات مسلمانوں کے عقیدہ، تہذیب، اور دینی تشخص کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ دعوت و اصلاح کے میدان میں ان صحیح احادیث کو بنیاد بنایا جائے تاکہ امت کو خیر کی طرف بلایا جائے اور شر سے روکا جا سکے۔

حوالاجات

[1] البخاری، محمد بن اسماعیل۔ الجامع الصحیح، تحقیق: محمد زہیر بن ناصر الناصر۔ بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ۔ حدیث نمبر: 6023

[2] البخاری، محمد بن اسماعیل، کتاب الأدب، باب: حق المسلم علی المسلم،۔ الجامع الصحیح. بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ۔ حدیث نمبر: 6018

[3] مسلم بن حجاج، کتاب الزکاۃ، باب: الحث علی الصدقۃ، الجامع الصحیح، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1374ھ۔ حدیث نمبر: 1017

[4] مسلم بن حجاج، کتاب البر والصلۃ، باب: النھی عن ذی الوجھین،۔ الجامع الصحیح. بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1374ھ۔ حدیث نمبر: 2526

[5] صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، حدیث نمبر:1
[6] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان، حدیث نمبر:49 حدیث:78
[7] البخاری، محمد بن اسماعیل الجامع الصحیح، تحقیق: محمد زہیر بن ناصر الناصر بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ۔ حدیث نمبر:6023
[8] صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الاِنسان من الثواب بعد وفاتہ، حدیث نمبر:1631
[9] صحیح مسلم:1893
[10] سنن ابن ماجہ:2340
[11] صحیح مسلم:49
[12] المعجم الأوسط للطبراني:6026
[13] جامع ترمذی:2305
[14] صحیح مسلم:1017
[15] صحیح بخاری:1417
[16] صحیح بخاری:2989
[17] صحیح بخاری:10
[18] صحیح بخاری 13